بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۶ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۲ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۲ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۰۲

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم تبوک ستمبر — حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف اور معدہ میں درد کی وجہ سے طبیعت ناشاد ہے بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۳۱ اگست - آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا جس میں مولانا نے اصلاح معاشرہ اور اصلاح نفس کے بارے میں صحبت صادقین اختیار کرنے کے حوالے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود، اللہ کی سلامتی آپ پر ہو، کے بعض نہایت اہم اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ان اقتباسات

(باقی صفحہ پر)

نہایت مخلص خادم سلسلہ

محترم مولانا محمد صدیق صاحب

امرتسری انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی خادم افریقہ، یورپ، مشرق وسطیٰ، مشرق بعید اور جزائر فجی وغیرہ کے علاقوں میں نہایت کامیابی سے خدمت دین انجام دینے والے فدائی مجاہد اور جماعت کے معروف شاعر اور مضمون نگار محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری آج مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی میں بعمر ۶۹ سال انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم ۱۵ جون ۱۹۱۵ء کو موضع بھڈیار ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم امرتسر میں حاصل کی۔ بعد ازاں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم مکمل کی۔ ۱۹۳۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد کچھ عرصہ روزنامہ الفضل میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کام کیا۔ ۱۹۳۷ء میں مرحوم نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور تحریک جدید کے تحت مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک میں بطور مربی سلسلہ خدمات انجام دیں۔ ۱۹۳۸ء میں بطور نائب امام بیت الفضل لندن خدمات انجام دیں۔ فروری ۱۹۴۰ء میں آپ

(باقی صفحہ پر)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ احمدیہ

دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنی قربانی آپ ادا کرو!

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو

ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے:

"مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مردوں کی لاشوں کو دیکھ کر..... اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جن کا اس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں و خیزاں اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ و خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسان کو دیوانہ سا بناوے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ..... تقویٰ سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۷۲-۷۳)

پبلشر: مسعود - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۵ر ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ
۲ر تبوک ۱۳۶۳ ہش

ہلاکت کی راہیں اور ان سے بکلی اجتناب کی اہمیت

ہم قبل ازیں باہم جھگڑنے اور ایک دوسرے کے قصوروں کو معاف کر کے باہم جلد تر صلح نہ کرنے والوں کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ احمدیہ کے دو زبردست انتباہوں کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔ پہلا انتباہ یہ ہے کہ ایسے جھگڑالو قسم کے لوگ لاکھ اپنے آپ کو احمدی خیال کریں وہ عنداللہ اس پاک جماعت میں شامل نہیں ہیں دوسرا انتباہ سیدنا حضرت اقدس نے یہ دیا ہے کہ ایسے لوگ ظاہری طور پر بھی اس جماعت میں شامل نہ رہیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ ان کا ظاہری تعلق بھی اس جماعت سے منقطع ہو جائے گا۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۹ر اگست و ۲۶ر اگست ۱۹۸۴ء)

سیدنا حضرت اقدس نے اس کی وجہ پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے وجہ اس کی حضور نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اخوت کا پاس نہ کرتے ہوئے باہم لڑنا جھگڑنا اور ضد اور ہٹ دھرمی کی راہ سے جھگڑوں کو طول دینا ہلاکت کی راہ ہے۔ اس سے اولاً ایمان درست نہیں رہتا اور پھر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسے لوگ اہل ایمان میں شمار کئے جانے کے قابل نہیں رہتے۔ چنانچہ آپ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب جب تک وہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم، یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدظنی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری شیخیاں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ گوئی کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے"۔

(شہادت القرآن)

ظاہر ہے کہ جب بعض لوگ احمدی کہلانے اور کہلوانے کے باوجود اخوت و محبت کا طریق ترک کر کے باہم ایک دوسرے سے جھگڑنے اور بات بات پر لڑائی مول لینے اور ایک دوسرے کے درپئے آزار ہونے کا وتیرہ اختیار کر لیں اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ان کا ایمان کیسے سلامت رہ سکتا ہے اور وہ عنداللہ اور عندالناس خدا تعالیٰ کی قائم کردہ پاک جماعت میں کیسے شمار ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ایسے نام نہاد احمدیوں سے سخت بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیا سمجھوں جن کے دل میرے ساتھ نہیں جو اس کو نہیں پہچانتے جس کو میں نے پہچانا ہے اور نہ اس کی عظمتیں دلوں میں بٹھاتے ہیں اور نہ ٹھٹھوں اور بے راہ رویوں کے وقت خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور کبھی نہیں سوچتے کہ ہم ایک زہر کھا رہے ہیں جس کا بالضرور نتیجہ موت ہے"۔ (شہادت القرآن)

سیدنا حضرت اقدس کو جماعت میں باہم جھگڑنے والوں کا وجود اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی اور برائے نام تھی اس درجہ ناگوار تھا کہ حضور اقدس نے ان کے بارہ میں دلی دکھ اور درد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مناجات

اے خدا فتح نمایاں کے تو سامان کر دے
احمدیت کی صداقت کو نمایاں کر دے

ہم کو محبوب ہے دل سے ترے محبوبؐ کا دیں
ساری اقوام کو تو تابع قرآں کر دے

بدر کا وقت ہے توحید کے متوالوں پر
حق و باطل میں ذرا فرق نمایاں کر دے

تیرے بندے جو مسافر ہیں کٹھن راہوں کے
بہرِ حق ان پہ ہر اک راہ کو آساں کر دے

قومِ یونسؑ کی طرح گریاں ہیں ہم تیرے حضور
رحم اب خاک نشینوں پہ اے رحماں کر دے

قطرے گرتے ہیں جو دن رات مری آنکھوں سے
ان کو تو فضل و عنایات کی باراں کر دے

بغتۃً آئے گا تو مجھ کو یقیں ہے کامل
کاش تو آج ہی آ کر ہمیں شاداں کر دے

پھر درِ مہدی پہ لوٹ آئیں بہاریں یارب
اور شبیرؔ کو تو پھر سے غزل خواں کر دے

(چوہدری شبیر احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کی اہمیت

قسط ۱

(مکرم نصیر الدین صاحب بھٹی - مربی سلسلہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے تعلیم القرآن کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے لجنہ اماء اللہ پر یہ ذمہ داری ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"لجنہ اماء اللہ پر اہم ترین ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ اس بات کی کوشش کریں کہ ان کے خاندان کا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جو قرآن کریم یا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتوں کی وارث ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

آپ نے موصی حضرات سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے یہ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن مجید پڑھائے جو قرآن مجید پڑھے ہوئے نہیں۔ اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے تحت ہو۔ اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۵ اپریل ۱۹۶۹ء)

آپ نے موصیان اور موصیات سے مخاطب ہو کر مزید فرمایا:۔

"میں نے موصی صاحبان اور موصی صاحبات سے بھی کہا تھا کہ وہ کم از کم دو افراد کو ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم سکھائیں۔ اگر ترجمہ آتا ہو تو اس کی تفسیر سکھائیں۔ قرآن کریم ناظرہ آنا چاہیئے اس کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ میں نے اس لئے چھ ماہ کا عرصہ رکھا تھا لیکن بہت سے دوستوں نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ چھ مہینے کے اندر سارے قرآن کا ترجمہ پڑھ لینا اور سمجھنے کے لئے تو ناظرہ پڑھ لینا بھی ممکن نہیں۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے قرآن کریم نہ ختم ہونے والا سمندر ہے۔ انسان ساری عمر قرآن سیکھتا رہے پھر بھی وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے قرآنی علوم میں سے کچھ حاصل کر لیا۔"

آپ نے فرمایا:۔

"بہر حال چونکہ بہت سوں کے لئے چھ ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ سیکھنا یا اس کا ترجمہ سیکھنا مشکل ہے بعض کے لئے شاید ممکن ہی نہ ہو۔ اس لئے اس مدت کو چھ ماہ سے بڑھا کر جیسا کہ دوستوں نے مشورہ دیا ہے میں ڈیڑھ سال تک کر دیتا ہوں مجھے امید ہے کہ ڈیڑھ سال میں سارے نہیں تو بڑی بھاری اکثریت اگر وہ دل سے قرآن پڑھیں تو قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیں گے اور ترجمہ سیکھنے والے ترجمہ سیکھ لیں گے۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ - الفضل ۲۰ جون ۱۹۶۹ء)

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا ہدایت نامہ ہے اور سب برکتیں اس میں جمع ہیں اسے مزید برکت کسی نے کیا دینی ہے اصل برکت ہی یہ ہے کہ ان غور سے اسے پڑھے اور عمل کی نیت سے پڑھے اور اپنے ذاتی خیالات سے آزاد ہو کر پڑھے تاکہ اس کے علوم دل میں جذب ہو جائیں اور مستقل طور پر افکار پر حاوی ہو جائیں۔ تب اور صرف تب، انسان اس سے حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے پس اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے کم پر صبر نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"جو ماں باپ اپنے بچوں کی جسمانی صحت اور ان کی روحانی تربیت کا خیال رکھتے ہیں ان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ جنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اور اگر ایک کھجور اپنے بچے کو اس رنگ میں اس ذہنیت کے ساتھ دینے کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے تو جو ماں باپ اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی کوشش کرتے ہیں تا وہ اسلام کے رنگ میں رنگے جائیں قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنیوالے بنیں اور دنیا کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے والے بنیں وہ کس قدر بلند درجات کے مستحق ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو فرمایا:۔

"قرآن کریم کہتا ہے کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی بتاؤ کہاں تک اس پر عمل کیا۔ عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔ قرآن مجید کا پڑھنا ہر مومن کے لئے لازم ہے جماعت احمدیہ میں کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو جماعتوں کے عہدیدار ایسا انتظام کرتے رہتے ہیں کہ نئے احمدی سب کے سب قرآن مجید ناظرہ پڑھنے والے بن جائیں۔ پچھلے سال نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے بھی اعلان کروایا:۔

"ایسے دوستوں، بچوں، نوجوانوں اور عمر رسیدہ کے لئے جن کے پاس مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھانے کا کوئی انتظام نہیں۔ نظارت ہذا کی زیر نگرانی ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے اور یہ کلاس روزانہ (بیت) مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور پڑھنے والوں کی ضرورت اور استعداد کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو کسی وجہ سے اپنے طور پر قیام وطعام کا بندوبست نہیں کر سکتے ان کے لئے دارالضیافت میں بھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔ نیز مستحق طلباء کو بیس روپے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔"

۱۹۸۲ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے تقریباً دو ماہ قبل جماعت احمدیہ گیمبیا کے آٹھویں سالانہ جلسہ کا جو پیغام بھیجا اس میں خاص طور پر جس طرف توجہ دلائی وہ مطالعہ قرآن۔ اس کی خوبصورت تعلیمات پر اپنے آپ کو کاربند کرنا۔ اس کی تعلیمات کو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلانے کی سعی کرنا اور خدا تعالیٰ سے تائید و نصرت کے لئے عاجزانہ دعاؤں میں مصروف رہنا تھا۔

سترھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے اختتام پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے فرمایا کہ:۔

"قرآنی تعلیمات کا حصول، انوار قرآنی سے فیض یاب ہونا اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنا وہ حقیقی مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی ہدایات کے مطابق مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ مختلف اداروں میں قرآن کریم کا علم پڑھایا جاتا ہے۔ اور تمام ذیلی تنظیموں کے فرائض میں علم القرآن سکھانا ضرور شامل ہے۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کی بنیادی ذمہ داری یہی ہے کہ جماعت میں قرآنی علوم کی ترویج ہو۔ اس مقصد کے لئے جو متعدد انتظامات کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک انتظام یہ کلاس ہے جس میں آپ لوگ شریک ہوئے ہیں۔ قرآن مجید نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ مختلف جماعتوں اور علاقوں کے لوگ کچھ عرصہ کے لئے مرکز میں آئیں۔ دین کا علم حاصل کریں۔ سیکھیں اور پھر واپس اپنے اپنے علاقوں میں جا کر یہ باتیں دوسروں کو سکھائیں۔ اور اس طرح سے انہیں ہوشیار اور بیدار کریں۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کے اس منشاء کو پورا کرتے ہوئے اس کلاس میں شرکت کی اور جس حد تک آپ کے لئے ممکن تھا آپ نے علم دین حاصل کیا۔ دس پندرہ دن کی کلاس میں تمام علوم تو نہیں سیکھے جا سکتے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ آپ لوگ حسن نیت اور حسن عمل سے اس کلاس میں موجود

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک رات!

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب، ربوہ

رات دس بجے کا عمل تھا۔ صاف و شفاف آسمان پر چاند اپنے جمالِ جہاں تاب سے ضوفشانی کر رہا تھا۔ ربوہ کی سرزمین پر رات کی فرحت بخش ہوائیں چل رہی تھیں۔ ایسے میں محبانِ صادق فراقِ محبوب میں تارے گن رہے تھے۔ وادیٔ ربوہ پر ہمیشہ کی طرح ایک گہرا سکوت طاری تھا۔ ایسی خاموشی جس کے پیچھے آہوں اور گریہ وزاری کا طوفان جوش مار رہا ہوتا ہے۔ یہ رات میری زندگی کی نہ بھولنے والی رات بن چکی ہے۔ کیونکہ اس رات نے مجھے اور میرے گھر والوں کو ایک ایسی روحانی لذت عطا کی ہے جس کے تصور سے ہی میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے دکھوں کی کوکھ سے جنم لینے والی یہ مسرت ایک رات کے کچھ حصہ پر مشتمل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ یہ صرف مجھے ہی حاصل نہیں بلکہ ایسی مسرتوں نے آج سینکڑوں بندگانِ خدا کی راتوں کو بھی فرحاں و شاداں کیا ہوا ہے۔

عجیب طرب انگیز رات تھی۔ میں نے اپنے اہل و عیال کو الفضل میں شائع ہونے والا مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنان کے حق میں بعض خاص دعائیں" پڑھ کر سنایا۔ سب غور سے سنتے رہے۔ اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی اعجازی تاثیرات سے ایمانوں کو تازہ کرتے رہے۔ پھر میں نے لیٹ کر اسی پرچہ میں شائع شدہ حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے) کی ایک نظم کا اقتباس گنگنا کر پڑھنے لگا تو میرا چھوٹا بچہ جس کی عمر قریباً ۹ سال ہے میرے پاس آ کر لیٹ گیا۔ اسے اس عمر ہی میں نظموں سے دلی لگاؤ ہے۔ اکثر اشعار اسے یاد ہوتے ہیں۔ جب میں اس شعر پر پہنچا ؎

"اے خدا! بے چارہ ساز و برہم کو خود بچا
اے مرے زخموں کی مرہم دیکھ میرا دل فگار"

تو بچے نے نہایت معصومیت سے کہا ابا اسے دوبارہ پڑھیں۔ میں نے دوبارہ پڑھایا پھر اس سے اگلا شعر پڑھا۔ جب اس سے اگلے شعر سے

"تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار"

پر پہنچا تو اس نے یہ شعر تین بار پڑھایا۔ میں نغمہ خوانی میں کوئی سریلے گلے والا تو نہیں لیکن رات کا عالم۔ سارے بچے متوجہ چھوٹے بچے کا بعض اشعار پر تکرار، میرے پڑھنے میں بھی خاص سوز پیدا ہو گیا تھا۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ جب ؎ "ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار" ختم کیا تو بچہ دھاڑیں مار کر روتا ہوا اپنی امی کے پہلو میں جا لیٹا اور اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی جدائی کا ذکر اس درد سے کرنے لگا کہ ہم سب کی آنکھیں بھی برسنے لگیں۔ اتنے میں کسی بچے نے اٹھ کر ٹیپ ریکارڈر پر حضور کا منظوم کلام

"موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے"

لگا دیا۔ سب ادھر متوجہ ہو گئے۔ پھر آپ کی جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر شروع ہو گئی۔

تلاوت قرآن کے دوران حضور کا پرسوز لحن جو کانوں میں پڑا تو ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔

بچہ اٹھا اور سٹیریو کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پیشانی اس پر رکھ کر ایسے درد بھرے لہجے میں رونے لگا کہ ہمارے بھی کلیجے پھٹ گئے۔ ایسا سماں طاری ہو گیا کہ وہ منظر بیان سے باہر ہے۔ بچے نے سٹیریو بند کر کے وہ کیسٹ نکال لی اسے چومتا تھا اور روتا تھا۔ اس معصوم کے جذبات کو اظہار کے لئے اور کوئی راہ نہ ملتی تھی کہ اس کی ماں اٹھ کر اس کے پاس گئی اسے دلاسا دیا۔ پیار کیا۔ چوما اور کہا بیٹا نماز میں یہ کیفیت پیدا کیا کریں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو ان آنسوؤں سے تر کیا کریں۔ بچے نے کیسٹ سٹیریو میں ڈال دی اور ہم سب حضور کی تقریر سننے میں محو ہو گئے۔

تشہد میں بچہ اٹھا، چپکے سے کمرے میں گیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ مگر میں اس کا احساس اس وقت ہوا جب اندر سے اس کے بلک بلک کر رونے کی آواز آئی وہ معصوم اپنی بے داغ پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدے میں رکھے چیخ چیخ کر کچھ مانگ رہا تھا۔ وہ اپنے پیدا کرنے والے سے کیا کہہ رہا تھا۔ وہ چاہتے کیا تھے؟ یہ شاید اسے بھی معلوم نہ ہو مگر خدا تو بے زبانوں کی زبان بھی سمجھنے والا ہے اور وہی ہے جو دلوں کے بھید دل کا بھی جاننے والا ہے اسے تو ایسی چیخ کے اندر بھی سینوں میں مچلنے والی ان آرزوؤں کا علم ہوتا ہے جو زبانوں پر زمانہ نہیں لانے دیتا۔ ہم سب سینوں پر غم کا طور اٹھائے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگے یہ سارا نظارہ دیکھتے رہے آخر بچے کی ماں یہ حالت نہ دیکھ سکی۔ اٹھی اور بچے کا سر چوم کر دلاسا دیتے ہوئے کہا بس بیٹا بس! یقیناً وہ سمیع و بصیر تیری گریہ وزاری کو سنے گا اور تیری مراد ضرور پوری ہو گی۔ یقیناً جلد تیرا محبوب تجھے ملے گا۔ اور جلد ملے گا۔ اب ختم کرو اور سلام پھیر دو۔ بچے کے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہو چکا تھا۔ اس نے سجدے سے سر اٹھایا۔ نماز مکمل کی اور سلام پھیرا۔ میں نے گھڑی دیکھی۔ تو ۱۱ بج چکے تھے۔

بچہ اٹھا اور آ کر امی کی گود میں سر رکھ کر کہنے لگا۔

"امی وہ دن کب آئے گا جب ہم حضور کو دیکھیں گے اور حضور کی پرکشش تلاوت کی آواز سنیں گے۔ ایسا کب ہو گا۔ امی! بتاؤ کب؟"

ہم سب اس کی اس حالت اور باتوں پر حیران تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہیں بول رہا بلکہ کوئی غیبی طاقت ہے جو اسے بلوا رہی ہے۔ بچے کی امی کہنے لگی کہ یہ غیر معمولی تڑپ اور بے چینی، یہ اضطراب اور بیکلی خود اختیاری نہیں یہ تو میرے بیٹے کی لیلۃ القدر ہے۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ جس قوم کے اتنے چھوٹے بچوں میں یہ سوز و گداز پیدا ہو جائے دنیا کی کون سی طاقت ہے جو اسے مٹا سکے گی۔ احمدیت کے ایک بچے کے اس طرزِ عمل نے مجھے یقین کی بلندیوں پر پہنچا دیا کہ صبح طرب ضرور آئے گی۔ خدا کی راہ میں بہنے والے آنسوؤں کا ہر قطرہ بحرِ مواج بن کر عرش کے کناروں پر دستک دے گا۔ اور رحمتِ باری کے قدم اس پر پڑیں گے تو یہ پرسکون ہو گا۔ یہ وہ رات تھی جو میرے دل پر محبوب کی جدائی میں عاشق کے دل پر ٹوٹنے والی قیامت کے انمٹ نقوش چھوڑ گئی۔ میں سوچتا ہوں کہ نہ جانے کتنے گھروں میں یہ واقعہ روز دوہرایا جاتا ہو گا۔ اور کتنے ہی سینوں میں وہ بیقرار طوفان مچل رہے ہوں گے جو رات کی تنہائیوں میں اپنے رب کے سامنے بہتے ہیں اور کتنے ہی دل ہوں گے جو اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تابانہ دعاؤں کی راہ سے پگھلتے ہیں۔

اے ہمارے مولا! تو تو سب کچھ جانتا ہے۔ پھر تیرے دربار میں یہ تمنائیں کب بار پائیں گی۔ اور اے آقا! تو بھی تو ہماری طرح بے قرار ہے۔ ہمارے بغیر تیری آنکھوں میں نیند کہاں۔ ہم اپنی پلکوں سے تیری راہوں کے کانٹے چن رہے ہیں۔ آقا! تیرے بغیر یہ گلشن اداس ہے۔ کلی کلی مغموم ہے۔ تو آئے گا۔ تو اس میں پھر سے بہار آئے گی اور یہ پودے پھر سے لہلہانے لگیں گے۔

فوجِ ملائک کو اتار

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار

بسترِ راحت کہاں ان فکر کے ایام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شب ہائے تار

لشکرِ شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار

نسلِ انساں سے مدد اب مانگنا بے کار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

:درثمین:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

میری پیاری خالہ محترمہ محمودہ خاتون (مرحومہ)

(از محترمہ رضیہ درد صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب)

ابھی تو پیاری امی جان مرحومہ کا صدمہ نہ بھولا تھا کہ دوسرے غم کا سامنا کرنا پڑا۔ میری پیاری خالہ جان محترمہ محمودہ خاتون جو امی جان کی اکلوتی ہمشیرہ تھیں دیکھتے ہی دیکھتے ہم سے جدا ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگرچہ موت اٹل حقیقت ہے۔ اس سے انکار ہماری مجال نہیں تاہم اس کو تسلیم کرنے میں کچھ وقت ضرور لگتا ہے جن ہستیوں سے نہ جانے انسان کے کتنے مضبوط تعلقات ہوتے ہیں پلک جھپکتے نظروں سے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاتی ہیں۔ سچ ہے۔

؎ موت کی ہنگامہ آرائی سے بچ سکتا ہے کون

میری خالہ جان نے اپنے وقت کے لحاظ سے تعلیم حاصل کی۔ علمی ادبی شوق بے حد تھا قرآن مجید پڑھنا اور پڑھانا آپ کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔ ہر عمر کے لوگوں کو حتیٰ کہ ہمارے خالو جان محترم میاں عبدالرحیم مرحوم مالیر کوٹلوی کو (یعنی اپنے شوہر) کو ترجمے کے ساتھ قرآن مجید پڑھایا۔ خوش الحانی کی نعمت سے بھی وافر حصہ پایا تھا۔ قرآن کی تفسیر اس انداز میں کرتیں کہ سننے والا اس میں ہی کھو کر رہ جاتا۔ کئی سال لجنہ کی صدارت کا عہدہ سنبھالے رکھا۔ اس دوران رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں پورا ماہ قرآن مجید کا درس دیتیں۔ اپنی ساری اولاد کو اور پھر آگے ان کی اولاد میں سے بھی بعض کو خدا کا کلام پڑھایا۔ بہت سادہ اور کفایت کی زندگی گذاری صابر شاکر اور قناعت کی دولت سے مالا مال رہیں۔

احمدیت کی فدائی اور خلافت احمدیہ سے والہانہ عشق و محبت رکھنے والی تھیں اور آخر دم تک ان جذبوں کو باقی تمام جذبوں پر فوقیت دی۔ لغو اور بے کار گفتگو سے حتی الوسع اجتناب کرتیں کسی سے بھی جو گفتگو ہوتی تو دین اصلاح، تربیت و ادب ہی محور ہوتا۔ بچوں کی تربیت کا بے حد خیال رہتا کبھی ان کے سامنے ایسی بات نہ ہونے دیتیں جس کا کسی بھی رنگ میں ان پر کوئی برا اثر ہو۔ میں نے کبھی گھر میں ان کو اپنے بچوں کو مارتے اور جاہل ماؤں کی طرح ڈانٹتے اور برا بھلا کہتے نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود تربیت پر کڑی نظر رکھتیں۔ لیکن اصلاح کا اپنا الگ مخصوص انداز تھا۔ بے حد دھیمے مگر پُر اثر طریق میں سرزنش کرتیں اور اکثر موا اولاد کم کا پہلو ہمیشہ مدنظر رہتا۔ اپنے بچوں کو بڑی عزت سے پکارتیں کبھی کسی کا نام نہیں بگاڑا۔ پورا نام لے کر مخاطب کرتیں۔ اکثر ذکر کرتیں کہ جب نام بگاڑ دیا تو گویا شخصیت بگاڑ دی اور بعض اوقات نام بگاڑنے سے ہی بعض بچے اپنی اصلی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔

جہاں تک ان کا بس چلتا شرعی احکامات کی پابندی کروانا لازمی سمجھتیں۔ خاندان میں سے کسی کی طرف سے کوئی ذرا سی غفلت ہوتی تو احسن طریق سے نشاندہی کرنے اور سمجھانے میں بڑی جرأت کی مالک تھیں۔ ایسی ہی باتوں کی وجہ سے سارے خاندان میں ان کا اپنا ایک خاص مقام اور رعب تھا۔ ہر کام میں مشورہ ضرور لیتیں اور کہہ بھی دیتیں کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی ان کے بچوں میں سے مشورہ کے بغیر کوئی کام کرتا تو ناراضگی کا اظہار کرنا بھی نہ بھولتیں۔ اپنے وطن مالیر کوٹلہ سے بھی بے حد محبت تھی۔ اس نسبت سے ہم وطنوں سے خاص تعلق کا اظہار ہوتا۔ بدرسم و رواج سے کوسوں دور تھیں۔ بلکہ کسی تقریب میں اگر ذرا سا وہم بھی ہوتا یہ رسم ہے تو اجتناب کرتیں۔ تمام بچوں کی شادیاں بے حد سادہ طریق پر کیں جیسے ایک فریضہ کی سرانجام دہی ہو۔ زیادہ شور و غوغا ہرگز پسند نہ تھا۔ سنجیدہ علمی۔ دینی ماحول ان کو سکون بہم پہنچاتا۔

اسراف سے بے حد نفرت تھی اپنے عمل سے بچوں کو وہ طریق کار آخر دم تک بتاتی رہیں۔ کہ جس سے اس شیطانی عمل سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے اس کے لئے بے حد محنت جدوجہد کرتیں۔ گاہے گاہے اس امر کا اظہار بھی ہوتا کہ تحریک جدید کی اصل غرض ہی یہ ہے کہ کفایت شعاری اور سادگی سے گذر بسر کی جائے۔

بہت سی خوبیوں کی خاموش شخصیت تھیں۔ میری پیاری خالہ جان، اگرچہ وہ میری ساس بھی تھیں اور ہم نے تیس سال اس رشتے کے ساتھ باہم گذارے بہت سے مواقع غلط فہمیوں کے پیدا بھی ہوئے مگر مجھے آج تک یاد نہیں کہ کبھی انہوں نے اپنے اس رشتہ کو عام عورتوں کی طرح استعمال کیا ہو۔ بہت اعلیٰ معیار تھا میری پیاری خالہ کی ناراضگی کا اور صلح کا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایک انمول خزانہ تھا جو ہمارے گھر سے غائب ہو گیا۔

جو علم حاصل کیا اس میں ذاتی مطالعہ سے بے حد اضافہ کیا۔ حالات حاضرہ گھریلو معاملات اور دیگر مسائل پر گھنٹوں گفتگو ہوتی۔ زمانے کے ہر رخ ہر دھارے سے پوری طرح باخبر رہتیں۔ ہر قسم کی معلومات کا ایک ذخیرہ موجیں مارتا نظر آتا اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا بے حد فعال زندگی بسر کی۔

طبیعت میں عاجزی انکساری بدرجہ اتم تھی مگر خودداری بھی کمال درجہ کی۔ اپنے دل کے دکھ سنانے کی بجائے دوسروں کے زیادہ سنتیں۔ اپنے گھر کی اچھی اور قابل فخر باتوں ہی کا تذکرہ انہیں سکون بخشتا۔ اکثر ذرا باتیں چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ اکثر انسان ان بدیوں کی طرف سے غفلت برتتے ہیں۔

کبھی کوئی بری خبر معلوم ہوتی تو متعلقہ شخص کو خواہ کچھ بھی ہوتا اپنی زبان سے وہ خبر دینا گوارا نہ کرتیں۔ ہاں خوشی کی خبر میں ضرور جلدی کرتیں۔ تحریر کا خوب ملکہ تھا۔ اتنی عمدہ تحریر ہوتی کہ پڑھ کر لطف آجاتا موقع و محل کی مناسبت سے شعروں کا انتخاب بھی قابل تعریف تھا۔

ہسپتال میں آپریشن سے دو گھنٹہ قبل طبیعت پوچھنے پر جھٹ کہنے لگیں ؎

اک غم کے بدلے سو غم کون سہے

یعنی آپریشن سے روز روز کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔ آپ کے خطوط بے حد دلچسپ اور ادبی معیار کے ہوتے۔ ان میں بھی شعروں کا انتخاب قابل تعریف ہی نہیں بلکہ حیرت و استعجاب کا موجب بن جاتا۔

مہمان نوازی کی صفت سے بھی مزین تھیں مجھے آج تک یاد نہیں کہ آپ نے کبھی کسی وقت بھی اس سے تغافل برتا ہو۔ بلکہ اگر کوئی دشمن بھی گھر آجاتا تو اس کو مہمان ہی سمجھتیں اور اس کی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتیں۔ جماعتی تحریکوں میں حیثیت کے مطابق ضرور حصہ لیتیں۔ میرے محترم خالو جان نے چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی جس پر آپ کے والدین نے آپ کو جائیداد سے عاق کر دیا۔ اس درویش صفت خاوند کے ساتھ ساری زندگی محبت سے بسر کر دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب "البیت البشارت" سپین کے افتتاح کے لئے عازم سفر ہوئے تو آپ نے پیغام بھیجا کہ خاکسار کی طرف سے اتنی رقم حضور کی خدمت میں افتتاح کے اخراجات کے لئے پیش کر دی جائے کوئی نہ کوئی موقعہ تلاش کرتی رہتیں کہ جس سے سابقون الاولون میں ان کا شمار ہو۔

موصیہ تھیں اور اپنی زندگی میں ہی وصیت کا حساب بے باق کر رکھا تھا۔ جب بیمار ہوتیں وصیت کے تمام کاغذات اپنے کمرے کی میز پر رکھ دیتیں تاکہ بعد میں کسی کو مشکل پیش نہ آئے۔

امور خانہ داری میں بے حد مہارت حاصل تھی۔ گھر کا ہر کام ہاتھ سے کرنا اپنا ہی فرض سمجھتیں۔ جوانی کا تو عالم ہی اور تھا بڑھاپے میں بھی جب بھی کسی بیٹے یا بیٹی کے گھر قیام پذیر ہوتیں تو ہرگز وقت ضائع نہ کرتیں فوراً کوئی نہ کوئی کام شروع ہو جاتا۔ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ و تفسیر پڑھانا۔ کپڑے سینا۔ پرانے پارچات کی مرمت کرنا۔ چارپائیاں بننا وغیرہ وغیرہ۔ صلہ رحمی، دکھ سکھ میں شرکت کرنا بھی باقاعدہ پروگرام میں شامل رہتا۔ مریضوں کی عیادت کرنا اپنے ہاتھ سے ان کی پسند کا کھانا پکا کر ان کو کھلانا بے حد محبوب تھا اور اس میں عجب روحانی مسرت کا اظہار ہوتا۔

"تَعَاوَنُوْا تَعَاتَبُوْا" کے تحت تحفہ دینے کا بھی بے حد شوق تھا۔ انداز اتنا پیارا ہوتا کہ تحفہ کی اتنی خوشی ہو یا نہ ہو جس طریق کو اپناتیں اس سے طبیعت زیادہ خوش ہوتی۔ دوسرے پر احسان کرنے کے مواقع میں مصروف عمل اور خود کسی کا احسان لینا باعث تکلیف ہوتا۔ جب تک اس کا بدل نہ ہو جاتا۔ چین نہ آتا۔

مختلف واقعات اور روایتیں بار بار بچوں کو سناتیں رہتیں۔ ہر بار آپ کے انداز میں سن کر کبھی بوریت کا احساس نہ ہوتا یونہی لگتا کہ پہلی مرتبہ ہی سن رہے ہیں۔ سننے والے کی دلچسپی کو قائم رکھنا انہیں بہت آتا تھا۔

زمین و آسماں ہر اک میں کیا قدرت عیاں رکھی
فنا تو نے یہاں رکھ دی بقا تو نے وہاں رکھی

خوش قسمت ہیں وہ انسان جو اپنی یادوں کو بقا دے گئے اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلتے چلتے اس زندگی کا سفر طے کر گئے۔ اے خدا تو اگلے جہان میں ان پر اپنی بے انتہا رحمتوں کی موسلا دھار بارش برساتا چلا جا اور ہمیں بھی توفیق بخش کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر گامزن ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال کا آل ربوہ میرو ڈبہ ٹورنامنٹ

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء کو آل ربوہ میرو ڈبہ ٹورنامنٹ زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ منعقد کروایا گیا۔ ٹورنامنٹ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا صدر خاکسار ناظم اطفال ربوہ۔ سیکرٹری مکرم عبدالقدیر قمر صاحب اور ممبران عمران قادر باجوہ اور نعیم احمد صاحب بشیر۔ خلیل احمد چوہدری صاحب، رفیق احمد ظفر صاحب۔

ایک جیوری کمیٹی بنائی گئی جس کے صدر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر معتمد مقامی ربوہ سیکرٹری مکرم راجہ منیر احمد صاحب اور نائب صدر مکرم نفیس احمد صاحب ناظم اشاعت تھے۔

ٹورنامنٹ میں سولہ ٹیموں نے شمولیت کی جس میں ۲۰۸ اطفال شامل ہوئے۔ ٹورنامنٹ ناک آؤٹ سسٹم پر کھیلا گیا۔ اس سلسلہ میں تین پولز بنائے گئے تھے۔ ہر پول میں دو دو نگران مقرر کئے گئے تھے۔ ایک پول عقب خلافت لائبریری کی گراؤنڈ میں دوسرا پول ہاکی گراؤنڈ رحمت وسطی میں اور تیسرا پول گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں بنایا گیا۔ ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء کو دارالرحمت وسطی میں فائنل میچ دارالبرکات اور دارالرحمت غربی کی ٹیموں کے مابین کروایا گیا۔ فائنل میچ کے مہمان خصوصی مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ تھے۔ میچ کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ تلاوت۔ نظم اور رپورٹ ٹورنامنٹ جو کہ عبدالقدیر قمر صاحب نے پڑھی بعد میں مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے اوّل دوم اور سوم آنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اوّل ٹیم کو رننگ ٹرافی بھی دی گئی۔ آخر میں مہتمم صاحب مقامی نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس طرح یہ ہمارا ٹورنامنٹ بخیر و خوبی سرانجام پایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(ناظم اطفال الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے نادہند مجالس چندہ ممبری ناصرات

مجالس کو چٹھیوں کے ذریعہ بار بار یاد دہانی کروائی جا چکی ہے کہ مندرجہ ذیل مجالس نے امسال چندہ ممبری ناصرات بالکل ادا نہیں کیا (جو نہایت افسوسناک ہے) یا ناصرات کا چندہ لاپروائی سے لجنہ کے چندہ کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیا ہے اور اس کی الگ وضاحت نہیں کی لہذا چندہ لجنہ کی مد میں جمع ہو گیا تمام نادہند مجالس جلد اپنا بجٹ ستمبر کے آخر تک پورا کریں۔ وقت بہت کم ہے پہلے اعلان کروا دیا ہے اگر انہوں نے بھجوا دیا ہے تو حوالے کے ساتھ لکھیں۔

(قسط اوّل) (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

بھان امیر علی ورک، ڈیرہ چاضن والا خوشاب، کرونڈی ضلع خیرآباد۔ گوٹھ فتح دین باجرہ، بستی احمد پور ڈیرہ غازیخان۔ بشیر آباد، کوٹ قیصرانی۔ محمودہ، منڈوال، چہان، بستی بابا اللہ بخش، بستی جھنڈا بابا، بستی جھول۔ چک ۱۰/P، چک ۳۲/۱۷۰P شرقی ضلع رحیم یار خاں، چک ۳۲/P غربی۔ چک ۵۲/P، چک ۱۰۶/P چک ۱۳۳/P، چک ۱۴۴/P کاگڑی، چک ۲۴ سانگھڑ، روشن آباد، گوٹھ فتح پور، چک ۶/۱۱-L ساہیوال چک ۹۹ R/۶، چک ۱۱۶/۱۱-L، چک ۱۲۸/۹-L - چک ۱۳۷/۹-L، عارف والا، بھلوال سرگودھا - بھیرہ، تخت ہزارہ، چک ۵ ش، چک ۲۶ ج، چک ۴۳ ج، چک ۴۶ ش، چک ۶۲ ج چک ۶۴ ج، چک ۸۱ ج چک ۸۲ ج، چک ۸۷ ش، چک ۱۰۱ ج، چک ۱۰۸ ج، چک ۱۱۶ ج چک ۱۶۸ ج منگلا، چھنی تاجہ ریحان، سرگودھا، شاہ پور صدر، گھوگھیاٹ، ہمبکہ، آباڑہ پنوں آکل، روہڑی، گوٹھ عنایت اللہ۔ اگوکی سیالکوٹ۔ بستان افغاناں، بوبک مرالی، بھنڈال، بھرو کے کلاں، پنڈی بھاگو، تلونڈی، بھنڈارہ، بھڑوا، جالکے چیمہ، جنڈو ساہی، چانگریاں، چنگر کے منگوسے، چونڈہ، داتا زید کا، دوہلم کا ہواں، راڈ کے رتیاں رائے پور، رابنھڑ، سلیم پور، ظفروال، فتوکے، قلعہ کالروالہ، ککھاں والی، کلا سوالہ کنجروڑ۔ کوٹ کوڑا، کوٹ گھمناں، کوٹلی نتھو ملی۔ کھریہ، کھیوہ باجرہ گوندکے۔ معراجیکی، گورگیج، منڈیکی بیریاں، مہدی پور کتھووالی، مست پورہ، میادی نانوں میانوالی نانوالی، میانہ پنڈ، مراڑھ، میانوالی بنگلہ، مالو کے بھگت، نوارے، بیسے، بلڑ کے، پٹیالہ دوست محمد، جیون گورایہ۔ چک ۳/۵۲ بچیکی، چک ۴ ساہووال، چک ۵ رتیاں، چک ۱۰/۶۳ منشی والا، چک ۱۸ بھوڑو، چک ۲۲/۷۵، چک ۳۳ دھارووالی، چک ۴۵ مرڑ، چک ۱۱۷ کوٹلی، چک ۱۶۹ گرمولاں، چک ۵۲۴ تانی، چوڑہ سگھر ڈیرہ داد پونترے۔ غازی اندروں، فتح کلا سوالا کجر، گھیڑا۔ گلاں والہ گوجرانوالہ، ملک پور مرزا، منڈی بہاؤالدین، ادھووالی، اروپ، بھڑی چٹھہ، پریم کوٹ، پھلوکی، پیر کوٹ ثانی ترگڑی، تلونڈی راہوالی، تلوونڈی کھجوروالی تلونڈی موسیٰ خاں۔ تتلے عالی۔ سوہانوں ڈھلواں، سڑک پورہ، علی پور چٹھہ، قیام پور روکاں

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

رکھنا نہیں چاہتے تاوقتیکہ وہ اپنی اصلاح نہ کر لیں۔ آپ کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جو دوسروں کی دل آزاری کرنے والا یا انہیں کسی لحاظ سے بھی دکھ دینے والا ہو۔ چنانچہ آپ نے ایسے لوگوں سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی اصلاح یابی سے متعلق اپنی دلی تڑپ کا ان پُر درد الفاظ میں ذکر فرمایا:

"مجھے اُن لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ حالتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور حلم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں۔ اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے ..... میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں"۔

(شہادت القرآن)

سیدنا حضرت اقدسؑ کے ان پُر درد ارشادات کے پیش نظر جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو دوسروں کی تحقیر کرنے والا اور اپنی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی سے انہیں دکھ دینے والا ہو۔ انہی باتوں سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور باہم محبت و اخوت کی بجائے ایک دوسرے سے مغائرت اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے باہمی تعلقات کشیدہ ہیں اور لایعنی جھگڑوں نے انہیں ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔ وہ ہر قسم کی منی صمتوں کو بھلا کر باہم شیر و شکر ہو جائیں گے اور کسی بھی قسم کے تنازعات کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ کیونکہ کوئی نہیں جو بے جا ضد کا مظاہرہ کر کے نجات کا دروازہ اپنے پر خود اپنے ہاتھ سے بند کرنے والا ہو۔

درخواستہائے دعا

- میرے بیٹے عزیزم کریم اللہ کا سی ایم ایچ راولپنڈی میں ۲۴ ستمبر کو دل کا اپریشن متوقع ہے۔
(عنایت اللہ۔ دارالصدر شمالی ربوہ)
- تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس کا سالانہ امتحان ۱۲ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔
(شیخ نعیم احمد انور۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور)
- خاکسار کی ہمشیرہ آج کل بیمار ہیں اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب آف سکرنڈ بیمار ہیں اور سول ہسپتال نواب شاہ میں زیر علاج ہیں۔
(نذر محمد۔ نواب شاہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

(بقیہ صفحہ ۳)

ہے اور یہ تھوڑی سی پڑھائی بھی آپ کے دلوں میں بیج کا کام دے سکتی ہے۔ پس اسے بیج کے طور پر سمجھیں اور اسے ایک عظیم الشان درخت بنانے کی کوشش کریں۔ یہاں جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اسے اپنے گھروں میں جا کر دوہرائیں اور اپنے علم میں مزید اضافہ کریں پھر اس علم کو دوسروں تک پہنچائیں یہ بات آپ کے لئے بھی مفید ہے اور دوسروں کے لئے بھی مفید ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو تعلیم القرآن کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس تعلیم پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت

ہم ممبرانِ مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو مکرم مرزا ظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹوکیو و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کے والد محترم مرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو)

نیکی میں جلدی کریں

تحریک جدید کے سال رواں ختم ہونے میں قریباً دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے پیشِ نظر اپنے وعدہ کی جلد صد فی صد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

★ محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب معہ افراد خاندان نواب شاہ سندھ	۱۵۱۵/-
۲۔ " سیٹھ محمد یوسف صاحب " " "	۱۲۱۰/-
۳۔ " چوہدری منور احمد صاحب معہ افراد خاندان سیکرٹری تحریک جدید نواب شاہ سندھ	۷۵۰/-
۴۔ " چوہدری محمد اسماعیل صاحب " " "	۵۰۰/-
۵۔ " سیٹھ ناصر احمد ولد مولیٰ بخش صاحب " "	۵۰۰/-
۶۔ " رئیس عبدالقادر صاحب معہ افراد خاندان " "	۱۷۰۰/-
۷۔ " چوہدری ندیم انور صاحب ایڈووکیٹ " "	۱۱۱۱/-
۸۔ " چوہدری ناصر احمد ولد عبدالحمید صاحب " "	۱۰۰۵/-
۹۔ " پروفیسر عبدالواحد صاحب " "	۵۰۰/-
۱۰۔ " طاہر فاروق صاحب شوگر مل	۵۰۵/-
۱۱۔ مکرمہ بیگم صاحبہ عبداللہ خاں صاحب ڈاہری صدر لجنہ اماء اللہ " "	۱۲۰۰/-
۱۲۔ " بیگم صاحبہ رئیس عبدالستار صاحب ڈاہری " "	۱۱۰۵/-
۱۳۔ مکرم چوہدری تقی محمد صاحب مینجر الائیڈ بنک۔ باندھی سندھ معہ اہل و عیال۔	۱۰۰۰/-
۱۴۔ " چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں معہ خاندان " "	۵۰۰/-
۱۵۔ " رئیس عبداللہ خاں صاحب " "	۱۰۵۵/-
۱۶۔ " چوہدری محمد اسلم صاحب معہ افراد خاندان " "	۱۰۲۰/-
۱۷۔ " " منیر احمد صاحب عابد " " "	۵۳۰/-
۱۸۔ " " جمیل احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ " "	۶۴۰/-
۱۹۔ " " منور علی صاحب باجوہ " "	۱۲۰۰/-
۲۰۔ " " عبدالرزاق صاحب معہ افراد خاندان بھریا روڈ سندھ	۳۰۰۰/-
۲۱۔ " " عبداللطیف صاحب ٹیچر صدر جماعت دودڑ "	۱۰۱۰/-
۲۲۔ " " محمد نواز صاحب " "	۱۰۱۰/-
۲۳۔ " " حاجی رسول بخش صاحب " "	۱۰۱۰/-
۲۴۔ " " محمد اکرم صاحب " "	۱۰۲۰/-
۲۵۔ " " علی اکبر صاحب معہ والدین و اہل و عیال خیر محمد گوپانگ کنڈیارو سندھ	۲۲۰۰/-
۲۶۔ " " شاہ محمد صاحب۔ معہ افراد خاندان گوٹھ جمال پور ضلع نواب شاہ سندھ	۲۱۶۵/-
۲۷۔ " " رستم علی صاحب مرحوم منجانب بچگان خود معہ اہل و عیال گوٹھ جمال پور سندھ	۱۰۰۰/-
۲۸۔ " " محمد اسحاق صاحب معہ افراد خاندان " "	۱۰۱۴/-
۲۹۔ " " عبدالحمید صاحب " " " "	۵۱۵/-
۳۰۔ " " نذیر احمد صاحب ولد چوہدری اللہ دتہ سکرنڈ سندھ	۵۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تم تمام سفلی کینوں اور جھگڑوں کو چھوڑ دو!

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

" اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے۔ خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں ..... میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر رحم ہو۔ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں۔ جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں، ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو۔ جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیر میں تمام میل اور چرک کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے۔ اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴-۱۵)

— نظارت اصلاح وارشاد —

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان و موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

① مکرم مسلم دین صاحب ولد مکھن وصیت نمبر ۱۴۶۷ ساکن اجمیر۔

② محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ عبدالواحد صاحب وصیت نمبر ۱۵۰۸ ساکن امرتسر۔

③ محترمہ چراغ بیگم صاحبہ زوجہ عطاء محمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۷ ساکن قادیان۔

④ مکرم عبدالواحد صاحب ولد میاں نبی بخش صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۵۴۰ ساکن امرتسر۔

⑤ محترمہ مہر النساء صاحبہ زوجہ عبدالخالق صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۴ ساکن قادیان۔

⑥ محترمہ علی شان بی بی صاحبہ زوجہ عطا محمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۵۷ ساکن چوہدری والا ضلع گورداسپور

⑦ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حافظ حامد علی صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۱ ساکن قادیان۔

⑧ مکرم اللہ بخش صاحب ولد امیر بخش صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۵ ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور

⑨ محترمہ دامی زوجہ عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۹ ساکن عالم پور ضلع ہوشیارپور۔

⑩ محترمہ خانب بی بی صاحبہ زوجہ غلام محی الدین صاحب وصیت نمبر ۱۶۴۶ ساکن کاپتیاں ضلع ہوشیارپور

⑪ مکرم مستری محمد موسیٰ صاحب ولد میاں کریم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۶۷۲ ساکن چھابہ ضلع لاہور۔

⑫ مکرم عمر دین صاحب ولد محکم دین صاحب وصیت نمبر ۱۶۷۹ ساکن اورا ضلع سیالکوٹ

⑬ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ بنت رحیم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۶۸۵ ساکن تلونڈی ضلع امرتسر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری "بقیہ"

سیرالیون مغربی افریقہ تشریف لے گئے ۱۹۴۴ء تک حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے نائب کے طور پر کام کیا۔ مئی ۱۹۴۴ء میں سیرالیون اور احمدیہ مشن کے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے۔ ستمبر ۱۹۴۸ء تک اس خدمت پر مامور رہے۔ وہاں سے واپسی پر سات آٹھ ماہ انگلستان میں خدمتِ دین کا موقعہ ملا ۱۹۴۹ء میں پاکستان واپسی ہوئی اکتوبر ۱۹۵۰ء میں شادی ہونے کے بعد دوبارہ سیرالیون روانہ ہوئے مگر ۱۹۵۲ء میں خرابی صحت کی بنا پر واپس آنا پڑا۔ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں تیسری بار سیرالیون روانہ ہوئے ۱۹۵۸ء میں وہاں سے حج کے لیے روانہ ہوئے اور فریضہ حج کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ اپریل ۱۹۵۹ء میں آپ کو بطور امیر و مربی انچارج لائبیریا تبدیل کر دیا گیا۔ دسمبر ۱۹۶۰ء میں پاکستان واپس آئے مرکز میں قیام کے دوران جامعہ احمدیہ میں کچھ عرصہ خدمات انجام دیں۔

مئی ۱۹۶۲ء میں ملائیشیا روانہ ہوئے۔ جہاں زیادہ وقت سنگاپور میں گزرا وہاں مربی انچارج کے طور پر کام کرنے کے بعد ستمبر ۱۹۶۶ء میں واپس تشریف لائے چند سال مختلف خدمات انجام دینے کے بعد جولائی ۱۹۷۰ء میں خدمت دین کے لئے فجی روانہ ہوئے۔

وہاں سے نومبر ۱۹۷۳ء میں واپسی ہوئی اس کے بعد نظارت تالیف و اشاعت اور دیگر اداروں میں خدمات بجا لانے کی سعادت ملی۔ نیز کچھ عرصہ پشاور اور لاہور میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ ۱۹۷۶ء میں ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے بعد ازاں بھی خدمتِ دین کی توفیق برابر ملتی رہی۔ ۱۹۷۷/۷۸ء میں خرابی صحت کی بناء پر خدماتِ دین کا سلسلہ ترک کرنا پڑا۔

محترم مولوی صاحب مرحوم نے تین کتابیں لکھیں جن میں دو ان کے شعری مجموعے بعنوان نغمات صدیق اور دل کی دنیا ہیں اور ایک ان کے خدمت دین کے واقعات اور دیگر بعض بزرگانِ سلسلہ کے خدمت دین کے واقعات کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے فضل سے مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں ان کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے آمین

بازیافتہ چھتری

ایک چھتری کوئی صاحب خاکسار کی دوکان پر چھوڑ گئے ہیں جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ (چوہدری مہر دین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ ربوہ)

ٹنڈر کھال قربانی

عیدالاضحیہ قریب آ رہی ہے۔ ربوہ میں ایک ہزار سے زائد قربانی کی کھالیں ہوتی ہیں۔ ان کھالوں کے ٹنڈر کے لئے مورخہ ۱/۹ سے بڑھا کر مورخہ ۳/۹/۸۴ سمتیر بروز پیر آخری تاریخ مقرر کی جاتی ہے اس لئے تمام مقامی احباب و بیرون خواہشمند احباب "دفتر صدر عمومی" میں ۳/۹/۸۴ کی شام تک پہنچا دیں۔ ٹنڈر کھال قربانی علیحدہ علیحدہ جانوروں یعنی گائے۔ بکرا۔ دنبہ وغیرہ کے ریٹ درج کئے جائیں۔ شرائط دفتر سے معلوم کر لیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی ٹنڈر قبول نہیں کیا جائے گا۔

(صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

"اخبار احمدیہ" بقیہ صفحہ اول

میں حضرت مسیح پاک نے فرمایا ہے کہ راستبازوں کی صحبت نیکی کا اثر ڈالتی ہے جبکہ شریروں کی صحبت کا خراب نتیجہ نکلتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیت کونوا مع الصادقین میں حکم دیا ہے کہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرو۔ حضور نے فرمایا کہ نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ صادقین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ اسی سے انسانی قلب نورِ الٰہی سے بھر جاتا ہے اور تقویٰ کی باریک راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ صادقوں کی صحبت روح صدق نفخ کر دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ صادقوں کی صحبت میں رہنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر جلدی نہیں تو زمانہ دراز کی صحبت سے ضرور شکوک و شبہات کی تاریکی دل سے اٹھ جاتی ہے۔ مولانا سلطان محمود انور صاحب نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحبت صادقین کے ذریعے نفس اور اخلاق کی پاکیزگی عطا فرمائے آمین۔

۶ ستمبر کو پی۔ٹی شو

یوم دفاع پاکستان کی تقریبات کے سلسلہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کی طرف سے پی۔ٹی شو کے علاوہ دیگر قابل دید کھیلوں کا انتظام البیت المہدی سے ملحقہ گراؤنڈ میں ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور تقاریب کی رونق کو دوبالا کریں۔

(ناظم اطفال مقامی ربوہ)

لندن، نیویارک، پیرس
ناروے، سویڈن، ڈنمارک
غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے
لیے ٹکٹ اور بکنگ کے لیے
ہماری خدمات حاضر ہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور
بہتر سہولت کے متمنی۔
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس ۵۶۴
فون ۴۹۳
اقصیٰ روڈ ربوہ

چالو ایجنسی سیون اپ 7UP
(ربوہ، لالیاں، اوڈہ ۴۶)
برائے فوری فروخت
عیدالاضحیہ کے موقع پر منافع کا سنہری موقع
جلد رابطہ کیلئے:
ملک عبدالقادر ۵/ الفلاح واچ ہاؤس
نزد چوک یادگار دارالصدر جنوبی ربوہ

الفلاح الیکٹرونکس سنٹر ربوہ سراج مارکیٹ
ٹی وی اینڈ ٹیپ ریکارڈر
نیز
ریپیرنگ
دی۔سی۔آر کو نکشن لگوانے کے لیے
ہماری خدمات حاصل کریں نیز نئے ٹیپ
ریکارڈ برائے فروخت موجود ہیں

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر اہلِ ربوہ کے لیے
پہلی بار
انوکھی پیشکش
لذت اور ذائقے کا لطف دوبالا کرنے کیلئے
سٹیم روسٹ ران
آپ قربانی کے جانور کی ران ہمارے پاس لائیے
ہم اسے لذتوں سے بھر دیں گے۔
(ریٹ ۱۵ روپے فی کلو)
نیز چرغہ اور مرغ کڑاہی حسب سابق آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
لذیذ چرغہ ہاؤس
فضل الٰہی مارکیٹ کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹر
چوہدری محمد سلیم